اردو ترجمہ

حق الیقین

جلد اوّل

مصنفہ

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

جناب سید بشارت حسین صاحب

ناشر

مجلس علمی اسلامی

(پاکستان)

صفحہ	عنوان
۲۱	ساتویں بحث۔ خدا کسی چیز سے متحد نہیں ہوتا
"	آٹھویں بحث۔ خدا کا قدیم ہونے میں کوئی شریک نہیں
۲۲	**تیسرا باب۔** وہ صفتیں جو خدا کے افعال سے متعلق ہیں۔
"	پہلی بحث۔ افعال کی اچھائی اور برائی عقلی ہے
"	دوسری بحث۔ خدا سے فعل قبیح محال ہے۔
۲۳	تیسری بحث۔ خدا کسی کو اسکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا
۲۵	**چوتھا باب۔** بیان نبوت
"	پہلا مقصد۔ خدا پر پیغمبروں کی بعثت عقلاً واجب ہے۔
۲۶	دوسرا مقصد۔ پیغمبروں کے پیغمبری کی دلیل اُنکے معجزات ہیں۔
۲۷	تیسرا مقصد۔ پیغمبر کو تمام اُمت سے افضل ہونا چاہیئے۔
۲۸	چوتھا مقصد۔ انبیا و ائمہ کا تمام فرشتوں سے افضل ہونا۔
۲۹	پانچواں مقصد۔ حضرت محمد مصطفےٰ کی نبوت کی حقیقت کا بیان اور اسکی دلیلیں اور معجزات۔ معجزۂ قرآن اور اسکی فصاحت و بلاغت
۳۳	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام معجزات کا مجملاً تذکرہ
۳۵	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض دوسرے معجزات اور انکی چند قسمیں ہیں
۴۴	**پانچواں باب۔** امامت کا بیان
"	پہلا مقصد۔ نصب امام کا واجب ہونا
۴۸	دوسرا مقصد۔ شرائط امامت کا بیان
۵۰	تیسرا مقصد۔ امام کے صفات و خصائص
۵۶	چوتھا مقصد۔ امام کے پہچاننے کے طریقے
۵۹	پانچواں مقصد۔ بعض آیتیں جو امیرالمومنینؑ کی امامت و فضیلت پر دلالت کرتی ہیں۔
۱۰۷	چھٹا مقصد۔ جناب امیرؑ کی امامت و خلافت پر دونوں فرقوں کی متواتر حدیثیں
۱۰۸	پہلی فصل۔ حدیث غدیر خم کا بیان

15

میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خداؐ نے علیؑ ابن ابی طالب سے فرمایا کہ میرے بعد تم ہر مومن کے ولی ہو۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ ولایت وہ امر ہے جو اُن حضرتؑ سے مخصوص ہے۔ ولی جو اس آیت میں ہے انہی کی شان میں ہے اور حدیث اوّل کے فقرۂ اوّل سے معلوم ہے کہ جو خصوصیت اُن حضرتؑ کو جناب رسول خداؐ سے تھی کسی دوسرے کو نہیں تھی۔ ایضاً جناب رسولؐ کے ارشاد کے مطابق آپ کے بعد ولی ہونے کی خصوصیت دونوں دلیلوں میں خلافت پر ہے۔ کیونکہ محبت اور نصرت حیات کی حالت میں بھی تھی اور ہر عاقل جانتا ہے کہ ایسا شخص ابوبکر و عمر و عثمان کی رعایا اور اُن کے حکم کا تابع نہیں ہو سکتا تھا۔

(دوسری آیت) یاایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین یعنی اے وہ گروہ جو ایمان لائے ہو چاہیئے کہ اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ ہر معاملہ میں خصوصاً کردار و گفتار سے (یعنی اپنے قول و عمل سے) اپنے ایمان کے دعوے میں۔ اور ظاہر ہے کہ اُن کے ساتھ ہو جانے سے مُراد قول و عمل میں اُن کی اطاعت و پیروی ہے نہ یہ کہ جسم اور بدن سے اُن کے ساتھ ہونا۔ کیونکہ وہ محال ہے اور بے فائدہ اور امامت کے معنی یہی ہیں۔ چونکہ باتفاق امت قرآن مجید میں خطابات عام ہیں اور تمام اُمت اور ہر زمانہ کے ساتھ شامل ہیں۔ لہٰذا چاہیئے کہ ہر زمانہ میں ایک صادق کا ہونا ضروری ہے تاکہ اُمت اُس کے ساتھ ہو اور معلوم ہے کہ فی الجملہ صادق سے یہی مُراد ہے ورنہ لازم آئے گا کہ ہر شخص صادق ہو اور اُس کی متابعت واجب ہو، اور یہ امر باتفاق باطل ہے لہٰذا چاہیئے کہ صادق جمیع افعال و اقوال میں مراد ہو، اور وہ معصوم ہے اس لیے ہر زمانہ میں امام کا وجود ثابت ہوا۔ اور اُس کی اطاعت و پیروی بھی، اور بالاتفاق سوائے جناب رسول خداؐ اور بارہ اماموں کے کوئی معصوم نہیں ہے۔ الغرض اُن کے مذہبوں کا حق ہونا اور اُن کے ائمہ کی امامت معلوم ہوئی کہ (کیا حقیقت رکھتی ہے) اسی کے ساتھ سیوطی نے تفسیر در منثور میں اور ثعلبی نے تفسیر مشہور میں ابن عباسؓ اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آیت میں صادقوں سے مراد حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں اور ابراہیم بن محمد الثقفی اور خرکوشی نے کتاب شرف النبی میں اسمعی سے اُسی کی سند سے حضرت باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ صادقین سے مراد محمد و علی علیہما السلام ہیں اور امیر المومنین سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ صادقون ہم ہیں اور حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ صادقون آلِ محمدؐ ہیں اور بعض روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ صادقین وہ ہیں جن کی شان میں خدا نے فرمایا ہے۔ من المومنون رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ فمنھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا ٥ یعنی مومنین میں وہ چند مرد ہیں جنھوں نے سچ کہا ہے۔ ان باتوں کو جن پر خدا سے عہد و پیمان کیا تھا کہ